مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، بہت سے لوگ اپنے موبائیل کی رنگ ٹون پر آذان، قرآنی آیات یا پھر نعت لگالیتے ہیں، جب کبھی وہ غسل خانے میں ہوتے ہیں، کبھی بیوی کے ساتھ لیٹے ہوتے ہیں، اس دوران قرآن تلاوت، یا آذان کا چلنا، اس کے بارے شریعت کی روشنی میں آگاہ فرمائیں۔

خلاصہ: آذان، نعت یا قرآنی آیات کو فون پر بطور رنگ ٹون استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ رنگ ٹون کا مقصد اِس بات کی اطلاع دینا ہے، کہ کوئی شخص آپ سے بات کرنے کا متمنی ہے، گویا یہ دروازے پر دستک دینے کے حکم میں ہے، اِس اطلاعی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قرآنِ پاک کی آیات یا اَذان کی آواز کو استعمال کرنا بے محل ہے، بلکہ ایک درجہ میں اس سے اِن مقدس کلمات کی بے ادبی کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ اِسی بنا پر حضرات فقہاء نے اِس طرح کے مقاصد میں کلماتِ ذکر کا استعمال ناجائز قرار دیا ہے لہٰذا موبائل کی رنگ ٹون میں اَذان، آیاتِ قرآن اور نعت وغیرہ فیڈ کرنا درست نہیں ہے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی استنجاء خانہ میں موبائل لے کر جاتا ہے اور وہیں کال آنے پر قرآن کی آیت کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے، اِس سے بہر حال احتراز لازم ہے۔ کیونکہ اس سے قرآن کا تقدس پامال ہوتا ہے۔

۱. ویکرہ أن یقرأ في الحمام؛ لأنہ موضع النجاسات ولا یقرأ في بیت الخلاء کذا في فتاویٰ قاضي خان. (الفتاویٰ الہندیۃ ۵،۳۱۶)

۲. وکذا قولہم بکفرہ إذا قرأ القرآن في معرض کلام الناس، کما إذا اجتمعوا، فقرأ جمعناہم جمعًا - ولہ نظائر کثیرۃ في ألفاظ التکفیر کلہا ترجع إلی قصد الاستخفاف بہ. قال قاضي خان: الفقاعي إذا عند فتح الفقاع صل علی محمد، قالوا: یکون آثمًا. (الأشباہ والنظائر ۵۳ مکتبہ دارالعلوم دیوبند، مستفاد: امداد الفتاویٰ ۴،۲۴۹).واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴/صفر المظفر/۱۴۴۴ھ

11/ستمبر/2022ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۴/۲/۱۴۴۴ھ

اصاب من اجاب

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 146/1146
۱۴/۹/۲۰۲۲
الجامعۃ الاشرفیۃ شارع فیروز پور لاہور